روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 14 مارچ 2013ء یکم جمادی الاول 1434 ہجری 14 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 60

حضرت زکریاؑ اور مسیحؑ کی عبادت

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

فرشتوں نے اسے (زکریا کو) آواز دی جبکہ وہ محراب میں کھڑا عبادت کررہا تھا۔ (آل عمران:40)

حضرت مسیحؑ نے فرمایا:

اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ ہوں۔ (مریم:32)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمانؓ فارسی اور حضرت ابوالدرداءؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ ایک بار سلمان ابوالدرداء سے ملنے گئے دیکھا تو ام درداء (ان کی بیوی) میلی کچیلی ہیں انہوں نے حال پوچھا تو کہا تمہارا بھائی ابوالدرداء تارک الدنیا ہوگیا ہے اتنے میں ابوالدرداء بھی آئے اور سلمانؓ کے لئے کھانا تیار کیا اور کہنے لگے تم کھاؤ میں روزے سے ہوں سلمان نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا۔ خیر ابوالدرداء نے کھالیا جب رات ہوئی تو ابوالدرداء عبادت کے لئے اٹھے سلمان نے کہا سوجاؤ وہ سو گئے پھر اٹھنے لگے تو کہا سوجاؤ جب رات کا آخری وقت آیا تو سلمانؓ نے کہا اب اٹھو پھر دونوں نے نماز پڑھی تو حضرت سلمانؓ نے ان کو سمجھایا بھائی دیکھو اللہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی اور تمہاری بیوی کا بھی اور ہر ایک کا حق ادا کرو یہ سن کر ابوالدرداءؓ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب من اقسم علیٰ اخیہ)

صحابہ کرام نہایت خشوع وخضوع اور حضور قلب سے نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کی کیفیت نماز کا یہ عالم تھا کہ نماز انتہائی انہماک اور سوز وگداز سے ادا فرماتے اور اس قدر رقت طاری ہوتی کہ ہچکی بندھ جاتی۔ (کنز العمال جلد6 ص312)

حضرت امام حسنؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے (تیرے رب کا عذاب یقیناً واقع ہونے والا ہے اور اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں) تو بہت متاثر ہوئے۔ رقت طاری ہوگئی اور روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔ اسی طرح ایک دفعہ تلاوت کرتے ہوئے آپ پر اس قدر خشوع طاری ہوا کہ اگر ان کے حال سے ناواقف شخص انہیں دیکھ لیتا تو یہ سمجھتا کہ آپ کی روح ابھی اسی حالت میں پرواز کر جائے گی۔ (کنز العمال جلد6 ص337)

حضرت عمرؓ نماز میں عموماً ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کا ذکر یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بیان ہوتا تو خشوع وخضوع اور رقت کی وجہ سے آنسو رواں ہوجاتے۔ حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ باوجودیکہ میں پچھلی صف میں رہتا تھا لیکن حضرت عمرؓ جب یہ آیت انما اشکوا بثی و حزنی پڑھتے تو آپ کے رونے کی آواز مجھے سنائی دیتی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا بکی الامام فی الصلوٰۃ)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2013ء کے لئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2013ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جولائی 2013ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

2۔ پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2013ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو:

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 17/اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 18 اور 19/اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

باقی صفحہ 7 پر

مشعل راہ

اپنے کپڑے، بدن، گھر اور کوچہ کو صاف رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سڑک یا فٹ پاتھ پر تھوک دیتے ہیں جو بڑا کراہت والا منظر ہوتا ہے تو اگر ایسی کوئی ضرورت ہو بھی تو ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ایک طرف ہو کر کنارے پر ایسی جگہ تھوکیں جہاں کسی کی کبھی نظر نہ پڑے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:"(۔)(المدثر 5-6) اپنے کپڑے صاف رکھو، بدن کو، اور گھر کو اور کوچہ کو اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۔صفحہ 23 بحوالہ تفسیر جلد نمبر 4 صفحہ 496)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بدن کو بھی صاف رکھو، کپڑوں کو بھی صاف رکھو، اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جتنا حلیہ خراب ہو اتنی بزرگی زیادہ ہوتی ہے حالانکہ (۔) تعلیم اس کے بالکل برعکس ہے۔ایک روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر انعام کرتا ہے تو وہ پسند کرتا ہے کہ وہ اس نعمت کا اثر اس بندے پر دیکھے"۔ (مسند احمد بن حنبل)

پھر ایک روایت ہے، جو ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے جسم کے کپڑے معمولی اور گھٹیا تھے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے پوچھا کس طرح کا مال ہے۔ میں نے کہا ہر طرح کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھا ہے۔اونٹ بھی ہیں، گائے بھی ہیں۔ بکریاں بھی ہیں گھوڑے بھی ہیں اور غلام بھی ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا "جب اللہ نے مال دے رکھا ہے تو اس کے فضل اور احسان کا اثر و نشان تمہارے جسم پر ظاہر ہونا چاہئے"۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

بعض لوگ تو طبعاً ایسے ہوتے ہیں کہ توجہ نہیں دیتے کہ صحیح طرح کپڑے پہن سکیں اور بعض کنجوسی میں اپنا حلیہ بگاڑ کر رکھتے ہیں۔تو بہر حال جو بھی صورت ہے اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم پر فضل اور احسان کیا ہے اس کا اظہار تمہارے حلیے سے بھی ہونا چاہئے، تمہارے کپڑوں سے، تمہارے لباس سے تمہارے گھروں سے، اس لئے اپنا حلیہ درست رکھو اور اچھے کپڑے پہنا کرو۔ یہ نصیحت ان کو کی۔

ایک روایت میں ہے حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پراگندہ بال شخص کو دیکھا یعنی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور فرمایا کہ "کیا اس کے پاس بال بنانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔اور ایک گندے کپڑے والے شخص کو دیکھ کر فرمایا کہ کیا اسے کپڑے دھونے کے لئے پانی میسر نہیں"۔

(سنن ابو داؤد ۔ کتاب اللباس ۔باب فی غسل الثوب)

مطلب یہ تھا کہ یہ شخص اس حالت میں کیوں ہے۔اب بعض لوگ ہمارے ملکوں میں پاکستان وغیرہ میں گندے کپڑوں والے اور لمبے چوغے پہنے ہوتے ہیں۔گھنگھرو اور کڑے پہنے ہوئے ایسے لوگوں کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ ملنگ ہے، بڑا پہنچا ہوا بزرگ ہے حالانکہ یہ سراسر (۔) تعلیم کے خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت ایسے لوگوں سے پاک ہے۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2004ء)

دل سے یہ مضطرب دعا اٹھی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشہور دعا رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ کس شان سے اور کتنے رنگوں میں پوری ہوئی، اس کے متعلق یہ نظم ہے۔

اک برگد کی چھاؤں کے نیچے
اک مسافر پڑا تھا غم سے چُور
کیسے کچھ عرض مدعا کرتا
اپنی حاجات کا بھی تھا نہ شعور
دل سے بس ایک ہی دعا اٹھی

میں اسی کا فقیر ہوں آقا
تو جو میرے لئے بھلا سمجھے
مجھے اے کاش ہر کوئی تیرا
اور فقط تیرا ہی گدا سمجھے
یہی سینے سے التجا اٹھی

میری جھولی میں کچھ نہیں مولا
پیٹ خالی ہے ہاتھ خالی ہے
زندگی کا سفر نبھانے کو
میں اکیلا ہوں۔ ساتھ خالی ہے
دل تنہا سے یہ صدا اٹھی

بے ٹھکانہ ہوں گھر نہیں اپنا
سر پہ چھت ہے، نہ بام و در اپنا
گاؤں کی چمنیوں سے اٹھتا ہے
گو دھواں، وہ مگر نہیں اپنا
دل سے یہ شعلہ سا نوا اٹھی

مصر جانے کو جی مچلتا ہے
پر اکیلا ہوں خوف کھاؤں گا
دست و بازو کوئی عطا کر دے
لَوٹ کر تب وطن کو جاؤں گا
دل سے یہ مضطرب دعا اٹھی

کلام طاہر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ جاپان

جاپان کے اہم مذاہب کا تعارف

اس موضوع پر اظہار خیال کرنے سے قبل جاپانیوں کی مذہبی زندگی اور اس کے بارہ میں کچھ معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں جاپان میں 3 مذہبی فلسفے پائے جاتے ہیں جن میں سرفہرست شنٹوازم اور بدھ ازم ہیں گو کہ جاپانیوں کا ان کی طرف رجحان بالکل نظر نہیں آتا تاہم ان کی روایات اور کلچر میں ان فلسفوں کا عمل دخل آج بھی موجود ہے۔ایک جائزہ کے مطابق جاپان کی آبادی کے 85 فیصد لوگ شنٹوازم اور بدھ ازم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔جاپانی لوگ Dual Faith کی صورت میں ان دونوں فلسفوں کو بیک وقت تسلیم کرتے ہیں۔ایک اور فلسفہ کنفیوشس ازم کا ہے لیکن جاپان میں کنفیوشس ازم کو علیحدہ تصور نہیں کیا جاتا بلکہ بدھ ازم کا حصہ جانا جاتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جاپان میں ان تینوں فلسفوں کو مذہب کے طور پر تصور نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کو کلچر کا ایک حصہ جانا جاتا ہے۔2005ء میں جاپان کے ایک مقبول اخبار 'ڈیلی یومی اوری' (Daily Yomiuri) نے مذہب کے متعلق لیا گیا ایک جائزہ شائع کیا،جس میں 85 فیصد لوگوں نے شنٹوازم اور بدھ ازم کو مذہب کی بجائے اپنے کلچر کا ایک حصہ بیان کیا۔جبکہ صرف 23 فیصد افراد نے ان کو مذہب کے طور پر تسلیم کیا۔

شنٹوازم

شنٹوازم جاپان کا قدیم اور ثقافتی مذہب ہے۔معلوم تاریخ کے مطابق شنٹوازم جاپان کی ایک قدیم نسل یاماٹو کا قومی مذہب تھا۔جس کی بنیاد مناظر فطرت پر مبنی تھی۔آہستہ آہستہ جب یہ قوم جاپان پر حاکم ہوئی تو مرکزی اور بیرونی نظام کو مستحکم کرنے کے لئے اس کو پھیلایا گیا۔شنٹوازم کی کوئی مبینہ مذہبی کتاب نہیں ہے نہ ہی اس کی کوئی معین تعلیم نظر آتی ہے۔موجودہ شنٹوازم میں جن کتابوں کو اوتار کا درجہ دیا جاتا ہے ان میں سب سے پہلی کتابیں 'کوجیکی' (Record of Ancient Matters) جو 1912ء میں لکھی گئی اور 'نی ہون شوکی' (Chronicles of Japan) جو 1920ء میں لکھی گئی ہیں۔کہا جاتا ہے کہ یہ کتابیں اس وقت کے شہنشاہ یاسومارو (Yasomaro) کی ہدایت پر لکھی گئیں جس کی ایک وجہ جاپان میں بدھ ازم کی آمد قرار دی جاتی ہے۔اس کے علاوہ تقریباً 20 کتابیں اوتار کے طور پر شمار کی جاتی ہیں جن میں مختلف وقتوں یا مختلف شہنشاہوں کے کارنامے اور اس دور کے حالات درج ہیں۔جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ شنٹوازم کی مذہبی احکامات پر مشتمل کوئی کتاب نظر نہیں آتی یہ ساری کتابیں جن کا میں نے ذکر کیا ان سب میں جاپان کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ان میں کسی قسم کے کوئی احکامات تعلیم نظر نہیں آتی۔

دوسری جنگ عظیم میں بدترین شکست کھانے کے بعد جاپان میں شہنشاہیت کو بچانے اور اس فلسفہ کو زندہ رکھنے کے لئے شاہی خاندان کی پشت پناہی میں شنٹو فلسفہ اور احکامات پر مبنی بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔

(بحوالہ 'گنداٹی شی' (Modern History of Japan) مطبوعہ 1961ء)

شنٹوازم کائنات کی ہر ایک چیز میں خدا کے ہونے کا،اور اپنے تئیں محفوظ رکھنے کے لئے ان کی پوجا کی جانے کا تصور پیش کرتا ہے۔اس کے علاوہ اپنے اسلاف کی ارواح کی پوجا کرنے کا تصور بھی اسی حکمت کے تحت پیش کرتا ہے کہ وہ بھی انسان کی حفاظت پر معمور ہیں۔ہر ایک مقام کی ہر ایک چیز کی حفاظت کرنے کے لئے اس مقام کا یا اس چیز کا خدا موجود ہے جن کی پوجا کرنا انسان پر فرض ہے۔مقامی خداؤں کو خوش کرنے اور ان کی پوجا کرنے کے لئے جاپان میں سینکڑوں پریگ فیسٹیول کئے جاتے ہیں۔گو آج انہیں ایک کلچرل ایونٹ کے طور پر مذہبی رنگ نہیں دیا جاتا لیکن ان کی بنیاد شنٹوازم کا ہی فلسفہ ہے۔یاماٹو نسل نے اپنے حکومتی نظام کو مستحکم کرنے کے لئے ایک نیا فلسفہ بھی پیش کیا کہ 'شہنشاہ جاپان مقدس روح ہے اور تمام قوتوں کا منبع ہے' یہ فلسفہ بھی شنٹوازم کے بنیادی فلسفوں میں شمار ہوتا تھا۔بعد ازاں 1946ء میں شہنشاہ ہیروہیٹو (HiroHito) نے اپنے انسان ہونے کا اعلان کیا جس سے اس فلسفہ کو رد کر دیا گیا۔جاپانی معاشرہ میں شنٹوازم کا عمل دخل آج بھی موجود ہے جیسے کہ نئے سال کے موقع پر شنٹو ٹیمپل پر دعا کر کے سال نو کا آغاز،بچے کی پیدائش اور وفات سے متعلقہ رسومات،ہر ٹیمپل سے تعلق رکھنے والے سالانہ تہواروں میں شرکت اور قدرتی مناظر میں سے خاص طور پر موسم بہار میں پھول دیکھنے جانا جیسی رسومات اسی مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتی ہیں۔

بدھ ازم

شنٹوازم اور جاپان کی قدیم تاریخی کتاب 'نی ہون شوکی' (Chronicles of Japan) جو 720ء میں لکھی گئی کے مطابق بدھ ازم 552ء میں چین سے جاپان میں داخل ہوا۔شہنشاہ 'کن مے' Kinme (539-571ء) نے اپنے وزراء یا درباریوں سے بدھ ازم کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے بارہ میں رائے لی تو شنٹوازم کے priests نے بدھ ازم کی سخت مخالفت کی لیکن تاجروں اور سیاستدانوں نے یہ موقف پیش کیا کہ جاپان کے مغرب میں واقع تمام ممالک بدھ ازم کو تسلیم کر چکے ہیں،ہم لوگ اس کا اثر قبول کئے بغیر کس طرح نظم و نسق چلائیں گے۔ان میں سے بھی سوگانوای نامے "sogano iname" (506-575ء) نامی شخص جو Katsuragi ریاست کا حکمران تھا نے بدھ ازم میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔شہنشاہ وقت نے اس بات کو قبول کر لیا اور ایک ٹیمپل تیار کر کے اس میں چین سے آئی ہوئی مورتیاں رکھوا دیں۔چند سالوں بعد جاپان بھر میں ایک مہلک بیماری پھیل گئی اور کثرت سے اموات ہوئیں،اس پر جاپانی عوام نے یہ تاثر لیا کہ غیر ملکی مذہب اور خدا کو ماننے کا نتیجہ ہے کہ ہمارے خدا ہم سے ناراض ہو گئے ہیں۔لہٰذا اس کے ردعمل میں انہوں نے بدھ ازم کے اس ٹیمپل کو آگ لگا دی اور مورتیاں پھینک دیں۔

اس پر سوگانوای نامے کی اولاد نے مسلح جدوجہد شروع کر دی اور ملک میں خانہ جنگی کا آغاز ہو گیا۔اس کے بعد ایک شہزادہ Shoutoku نے بدھ ازم قبول کر لیا اور باقاعدہ سوگانوای نامے کی اولاد کی مدد کرنی شروع کی۔Shoutoku کے بدھ ازم قبول کرنے کے بعد جاپان کے تاریخی علاقہ Nara میں بدھسٹ ٹیمپل تعمیر کیا جو اس وقت بھی جاپان کے قدیم ترین ٹیمپلز میں سے ایک ہے۔نیز اس نے چین سے آنے والی تین کتب کا جاپانی ترجمہ کروا کے تفسیر شائع کی۔جس کے ساتھ ہی جاپان میں بدھ ازم رائج ہونا شروع ہوا۔

گویا یہ پہلا شخص تھا جس نے جاپانی قوم کو باقاعدہ مذہب اور اخلاقی تعلیم سے روشناس کروایا۔ان کتب اور تعلیمات کی روشنی میں جاپان کا پہلا آئین تیار ہوا جس میں سترہ معروف نکات شامل تھے۔اس کے بعد بدھ ازم اور جاپان کا ملکی نظام لازم وملزوم ہو گئے اور جاپانی معاشرہ اور ثقافت میں باقاعدہ عمل دخل شروع ہو گیا۔

840ء میں جاپان میں بدھ ازم اپنے عروج کو پہنچ گیا اور پہلے سے موجود شنٹوازم کی وجہ سے dual faith کے تصور نے بھی ایسی جڑ پکڑی کہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ ویسے کا ویسے ہیں۔جوں جوں وقت گزرتا گیا، جاپانی سیاست میں بدھ ازم کا عمل دخل بھی زور پکڑنے لگا اور سیاسی فیصلے بدھسٹ priests کے مرہون منت ہونے لگے۔

Kanmu بادشاہ نے اپنے دور بادشاہت میں کچھ لوگوں کو بدھ ازم کی اصلی تعلیم کے حصول کے لیے چین بھجوایا،جن کی واپسی کے بعد جاپان میں بدھ ازم فرقہ واریت نے جنم لیا۔

840ء کے بعد بدھ ازم نے ایک نئی صورت میں جنم لیا اور باقاعدہ ایسے اصول مرتب کئے گئے جن کے نتیجہ میں مذہب کو سیاست سے الگ کیا گیا اس کے بعد ایسی مختلف سوچوں نے جنم لیا کہ اس وقت جاپان میں بدھ ازم کے تیرہ مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں جن کے اندر فرقوں کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔

اس وقت بھی جاپانی معاشرہ میں بچہ کی پیدائش سے لے کر وفات تک بہت ساری رسومات ایسی ہیں جن میں بدھسٹ تعلیمات کا اثر نظر آتا ہے۔اور یہ روایات ایسی راسخ اور ملی جلی ہیں کہ بعض دفعہ تفریق کرنی مشکل ہو جاتی ہے کہ کہاں سے شنٹوازم کی حدود ختم ہوتیں اور بدھ ازم کی شروع ہوتی ہیں۔

کنفیوشس ازم

کنفیوشس ازم 512ء میں چین سے جاپان میں داخل ہوا۔جاپان میں اس کو فوری پذیرائی ملنی شروع ہوئی اور بچوں کی تعلیمی ضروریات کے لیے کنفیوشس کی اخلاقی تعلیم سے مدد لی جانے لگی۔Tenchi بادشاہ کے دور میں جاپان کے حکومتی اور فوجی اداروں کی تربیت کے لیے بھی کنفیوشس کی تعلیمات پڑھائی جانے لگیں۔جب بدھ ازم نے ریاستی سرپرستی حاصل کر لی تو اس کے ساتھ ہی کنفیوشس ازم کے زوال کا آغاز ہوا۔

لمبے عرصہ بعد 1199ء میں کنفیوشس کے بارہ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے 250 کے قریب کتب چین سے منگوائی گئیں اور کنفیوشس ازم اور بدھ ازم باہم ملنا شروع ہو گئے۔آج بھی بدھ ازم کی تعلیمات میں کنفیوشس کی اخلاقی تعلیم کے نمونے جگہ جگہ دیکھے جا سکتے ہیں۔اس وقت جاپان میں کنفیوشس ازم کی کوئی علیحدہ شناخت نظر نہیں آتی لیکن بدھ ازم،شنٹوازم کی تعلیمات کے تمام اخلاقی نمونے اور کنفیوشس کی تعلیمات سے لیئے گئے ہیں۔

تاؤازم

تاؤازم چینی اور جاپانی مذاہب میں سے سب سے قدیم مذہب ہے۔جس کے فلسفہ کی بنیاد فطرت اور قدرت پر ہے۔اس کا فلسفہ کسی حد تک شنٹوازم سے ملتا ہے۔چینی لوگوں کی معاشرتی زندگی،اخلاقیات اور موجودہ مذاہب میں تاؤازم

کی جڑیں بہت گہری نظر آتی ہیں۔اور گو کہ یہ مذہب اپنی الگ پہچان کے طور پر زیادہ مؤثر نہیں ہے لیکن دیگر مذاہب اور اخلاقیات میں ضم ہو چکا ہے۔اس مذہب میں وحی کا تصور بھی موجود ہے اور اس کا سب سے قدیم ٹیمپل چین کے ایک مشہور پہاڑ Mount Tai پر واقع ہے۔

اس مذہب کو جاپان میں پذیرائی نہیں مل سکی اس کی وجوہات میں سے ایک نمایاں وجہ یہ بھی ہے کہ جاپانی کلچر میں شنٹوازم کی ایسی چھاپ موجود ہے کہ تاؤازم کا اس کے سامنے ٹھہرنا ممکن نہ رہا۔

عیسائیت

جاپان میں عیسائیت کا داخلہ 1549ء میں ہوا جب سپین کا ایک عیسائی پادری Francisco de Xavier اپنے ساتھیوں کے ساتھ براستہ ہندوستان جاپان میں داخل ہوا۔ جاپانیوں نے عیسائیت کے جاپان میں داخل ہونے پر سخت مزاحمت کی۔Oda Nobunaga جو موجودہ آئی چی پریفکچر کا حکمران تھا اور اُس وقت owari no kuni کہا جاتا تھا، نے عیسائیوں کو پناہ دے کر کام کرنے کی اجازت دی۔جب عیسائیوں کی تعداد کچھ بڑھنی شروع ہوئی تو انہوں نے بدھسٹ اور شنٹوازم کے مذہبی لیڈروں سے لڑائی جھگڑے کا آغاز کر دیا اور عیسائیوں نے ان پر مذہبی تشدد بھی کیا۔Oda Nobunaga کی وفات کے بعد Toyotomi Hideyoshi حکمران بنے اور انہوں نے عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی لگا کر سخت سزائیں دیں۔

جاپان میں یہ مذہبی پابندیاں 18ویں صدی تک برقرار رہیں۔شہنشاہ میجی (1868~1912) کے دور میں جاپان میں مذہبی آزادی نصیب ہوئی اس کی بظاہر وجہ یہ تھی کہ جرمنی کا اتحادی ہونے کی وجہ سے تجارتی لین دین کا آغاز ہوا اور جرمنی سے آنے والے عیسائی پادریوں کو تبلیغ کی اجازت دی گئی۔لیکن 1889ء میں جاپانی قوانین میں ترمیم کے بعد ملکی سطح پر ہر مذہب کو آزادی دی دی گئی۔اس وقت بے پناہ کوششوں اور ہزاروں چرچ تعمیر کرنے کے بعد بھی جاپان میں عیسائی کل آبادی کا 0.8 فیصد ہے۔

اس وقت جاپان میں 9ہزار 3 سوتیس عیسائی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔آفیشل چرچز کی تعداد 8ہزار سے زائد ہے جبکہ 16ہزار سے زائد پادری مصروف عمل ہیں،لیکن عیسائیت ہمیشہ اس بات پر افسوس کرتی ہے کہ بے پناہ کاوشوں کے باوجود بھی وہ سوائے چند کے جاپانیوں میں سے ایسے عیسائی پیدا نہیں کر سکے جو عیسائیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں اور دیگر جاپانیوں کو عیسائیت کی طرف راغب کر سکیں۔

اسلام

بیسویں صدی کے آغاز میں پہلے مسلمان سیّاح علی احمد جرجاوی صاحب جریدہ الارشاد جاپان پہنچے انہوں نے اپنی کتاب "الرحلۃ الیابانیۃ" میں لکھا ہے کہ مشہور چینی مسلمان سیّد سلیمان کے ہمراہ وہ ٹوکیو گئے اور ہندوستان کے ایک عالم سے مل کر تینوں نے اسلام پر تقریروں کا سلسلہ شروع کیا جس کے نتیجہ میں بہت سے جاپانیوں نے اسلام قبول کیا۔اس وقت جاپان میں مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے جن میں سے دس ہزار سے زائد پاکستانی ہیں۔

جاپانی قوم تک دین حق کا پیغام پہنچانے کیلئے ہماری ذمہ داریاں

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کو جاپان میں دعوت الی اللہ کا خیال وسط 1902ء میں اُس وقت آیا جب پریس میں یہ خبریں شائع ہوئیں کہ جاپان میں ایک مذاہب عالم کانفرنس کا انعقاد زیر غور ہے۔ اور جاپانی (دین حق) کی طرف راغب ہیں۔حضور نے فرمایا۔

"اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب (دین حق) پیدا کر دے گا۔"

(الحکم 31/اگست 1905ء صفحہ 6)

جاپانیوں کو دعوت الی اللہ کرنے کا طریق سکھاتے ہوئے ایک موقع پر حضور نے فرمایا:۔

"جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے لیے تیار کیے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں"

(بدر 24/اگست 1905ء)

اسی طرح آپ نے جاپانی زبان میں ایک ایسی کتاب کی اشاعت کی خواہش ظاہر فرمائی جو جامع رنگ میں دینی تعلیم کی خوبیوں پر مشتمل ہو۔اس بارہ میں آپ نے فرمایا کہ:۔

"کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر اس کا ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپانیوں میں شائع کر دیا جائے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 22,20)

حضرت مصلح موعودؓ نے جاپانی قوم کو دعوت الی اللہ کے لیے ایک بہترین اصول کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"نیک عمل نیک قول سے بہتر ہے اور عملی (دعوت) قولی (دعوت) سے بہتر ہے اور نیک ارادہ ان دونوں امور میں انسان کا ممد ہوتا ہے۔" (جاپان کے پہلے (مربی سلسلہ) مولوی عبد الغفور صاحب کو حضور کی نصائح)

اسی طرح دعوت الی اللہ کے میدان میں کامیابی کا ایک اور گر بتاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

"(دعوت الی اللہ) میں سادگی ہو۔(دین حق) ایک سادہ مذہب ہے خوامخواہ فلسفوں میں نہیں الجھنا چاہئے۔"

(جاپان کے پہلے مربی سلسلہ مولوی عبد الغفور صاحب کو حضور کی نصائح)

جاپان کی مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے ایک بات سامنے آتی ہے کہ جاپانی لوگ بیرون مذاہب اور خصوصاً الہامی مذاہب کو قبول کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔کیونکہ شنٹو ازم کا بنیادی فلسفہ اس عقیدہ سے ٹکراتا ہے اور شنٹو ازم جاپانی قوم کی زندگی میں بہت گہرائی تک پہنچا ہوا فلسفہ ہے،جو بدھ ازم اور کنفیوشس ازم کی آمد اور اثرات کے باوجود بھی نکل نہیں سکا۔

حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ فطرتاً جاپانی قوم ایک عمدہ مذہب کی تلاش میں ہے اور اگر کوئی مذہب عمدگی کے ساتھ ان کے سامنے پیش کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ قوم اسے قبول نہ کرے۔قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نہایت گہرے علوم پر مشتمل خزانہ ہے،اگر ایسی عظیم الشان کتاب کو مختصر تفسیری شکل میں اس قوم کے سامنے پیش کیا جا سکے کہ جس کے نتیجہ میں اس قوم کے سامنے دین حق کی ایک مکمل تصویر کا نقشہ آتا ہو تو یقیناً یہ دین حق کے قبول کرنے کی طرف متوجہ ہوں گے۔

جب دین حق کی تعلیم پیش کرنی ہے تو جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے جرأت سے اور اس یقین سے پیش کی جائے کہ یہی ایک سچا اور حقیقی فلسفہ اور زندگی گذارنے کا راستہ ہے اور تقریر کا انداز مؤثر ہو تو یقیناً جاپانی قوم ایسی تعلیم سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ہمارا عام طور پر یہی مشاہدہ ہے کہ جاپانی لوگ بہت جلد کسی بات سے متاثر ہو جاتے ہیں اور توجہ سے سننا ان کی ایک قومی خوبی کی طرح ہے۔

دعوت الی اللہ اور پیغام پہنچانے کا سب سے مؤثر ہتھیار اعلیٰ اخلاق ہیں اور اسی بات کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے توجہ دلائی ہے کہ ایسی تقاریر بے فائدہ ہوں گی جو عمل سے خالی ہوں کیونکہ یہ قوم عمل اور محنت پر یقین رکھنے والی قوم ہے۔اور ایسے دین حق کی طرف رغبت نہیں دکھا سکتی جس کے ماننے والے سستی اور کاہلی کا شکار ہوں، درمیانی راستہ سے کامیابی تلاش کرنے والے ہوں اور محنت کے عادی نہ ہوں۔اس لیے اعلیٰ اخلاق جسے حضور نے عملی دعوت الی اللہ قرار دیا ہے اس قوم کو متاثر کرنے اور دین حق کا پیغام پہنچانے کے لیے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔کیونکہ یہ قوم ایک نمونہ کی محتاج ہے۔جاپانیوں کی تاریخ میں ایسے کسی مذہبی مصلح یا راہنما کا تصور موجود نہیں جو نبی ہو یا انبیاء کی طرح تعلیم دیتا ہو۔جن مذہبی بزرگوں نے جاپانیوں کو اخلاق تعلیم سکھائی ہے انہیں آج بھی بہت اچھے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ایک شاندار اصول حضور نے یہ پیش فرمایا ہے کہ (دین حق) کی تعلیم اور پیغام کو مکمل اور جامع کرنے کے خیال سے خوامخواہ کے فلسفوں میں نہ الجھا جائے۔بلکہ آسان اور سادہ رنگ میں دینی خوبیاں ان لوگوں تک پہنچائی جائیں اور (دعوت الی اللہ) میں سادگی ہو۔پس یہ بھی ایک ایسا طریق ہے جو (دعوت الی اللہ) کے میدان میں کامیابی کا اصول بن سکتا ہے۔

2007ء میں جاپان کے مقبول ترین اور دنیا کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار 'ڈیلی یومی اوری' Daily Yomiuri نے ایک جائزہ شائع کیا جس میں خوشگوار زندگی کے لئے مذہب کی ضرورت کے بارہ میں سوال کیا گیا تھا تو 35% لوگوں نے ہاں جبکہ باقیوں نے نفی میں جواب دیا اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانیوں کی اکثریت مذہب اور مذہبی تعلیم سے لاعلم ہے۔جس وجہ سے ان کا فوری جواب نفی میں ملا کیونکہ انہی اخبارات کے جائزے بتاتے ہیں باوجود معاشی خوشحالی کے جاپانی نہ خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں نہ ذہنی طور پر مطمئن ہیں۔جس کی ایک مثال جاپان میں بڑھتا ہوا خودکشی کا رجحان ہے۔سالانہ 30ہزار خودکشی کرنے والے جاپانی اس بات کے گواہ ہیں کہ 30ہزار سے زیادہ جاپانی گھرانے کرب اور اذیت میں اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ مذہب کو ماننے والے ممالک میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

پس جاپانی لوگوں تک دین حق کا پیغام پہنچانا یقیناً ایک مشکل کام ہے،خاص طور پر ان حالات میں جب ہزاروں عیسائی پادری اور چرچز کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود اپنی کوششوں کو ضائع خیال کر رہے ہیں،بدھ ازم قبول کرنے کے باوجود شنٹو کے اثرات جاپانی مزاج سے نہیں نکل سکے۔اور جہاں دین جلد ہی چین اور انڈونیشیا کے لوگوں نے قبول کر لیا وہاں اس کو جاپان میں داخلہ کے لیے انیسویں صدی تک انتظار کرنا پڑا اور عیسائیت نے بھی سخت جدوجہد کی حتیٰ کہ بہت سارے عیسائی ان کوششوں کے نتیجہ میں جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور انہیں عیسائی تاریخ اپنے مقدس شہداء کے نام سے یاد کرتی ہے۔

ہمیں اس یقین اور عزم کے ساتھ دعوت الی اللہ کی کوششوں کو جاری رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں عزم اور حوصلہ سے نوازا ہے کہ اگر (دینی) تعلیم کو جامع رنگ میں اور جاپانی زبان میں صحیح شکل میں ان لوگوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تو یقیناً دعوت الی اللہ کیلئے حائل تمام روکیں دور ہو جائیں گی۔

☆..........☆..........☆

مکرم فہیم احمد ناگی صاحب

چین کے لئے قبولیت دعا کا عظیم نشان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعا سے ناممکن حالات میں بیٹا ہوا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ (سورہ البقرہ آیت 187)

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑے حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ اُن کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت مسیح موعود قبولیت دعا کے متعلق فرماتے ہیں:

''یادرہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہوجانا ہر جگہ لازمی امر نہیں کبھی کبھی خدائے عزوجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 334)

فروری یا مارچ 1984ء کا واقعہ ہے کہ ایک روز ہمارے بہت ہی پیارے بزرگ مکرم محمد عثمان چو چنگ شی صاحب مربی سلسلہ نیلا گنبد لاہور تشریف لائے۔ اور میرے بڑے بھائی مکرم مقبول احمد ناصر صاحب کو بتایا کہ ایک چائنیز وفد کو ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملانے کے لئے لے کر جانا ہے اور مرکز نے اُن کو ربوہ لے کر جانے کے تمام انتظامات کرنے کے لئے آپ کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ حسب ہدایت بھائی مقبول احمد ناصر صاحب نے اُس وفد کو ربوہ لے جانے کا انتظام کیا۔

اُن ایام میں چینی قوم کے ایک بہت بڑا تہوار کا آغاز ہونے والا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اُس وفد کو یہ دعوت دی کہ وہ یہ تہوار (جس کو ہم عید سے مشابہ قرار دے سکتے ہیں) ربوہ میں آکر منائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اس دعوت کو اس وفد نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔ اس وفد کا تعلق حکومت چین کے شعبہ ذرائع ابلاغ سے تھا۔ اور ایڈوانس اُردو کے کورس کو مکمل کرنے کے لئے اورینٹیل کالج لاہور میں زیر تعلیم تھا اور رہائش نیو کیمپس ہوسٹل میں تھی۔

جس روز دوپہر کے وقت ہم ربوہ پہنچے اسی روز شام کے وقت تمام وفد کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات تھی۔ اس ملاقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تقریباً 55 منٹ تک خداتعالیٰ کی ہستی اور قرآن کریم کی روشنی میں ارتقاء کے فلسفہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ملاقات کے آخر میں حضور انور نے اراکین وفد سے پوچھا کہ آپ تہوار کا آغاز کس طرح کرتے ہیں۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ ہم اس تہوار کا آغاز گیت گا کر کرتے ہیں۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت فرمایا کہ پھر گیت سنائیں تا کہ اس تہوار کا آغاز ہوسکے۔ جس پر وفد کی ایک رکن نے ترنم کے ساتھ ایک گیت سنایا۔ جو ایک مچھیرے کے زندگی کے بارے میں تھا۔ ملاقات کے بعد گیسٹ ہاؤس واپس آگئے۔ حضور انور سے ملاقات کا اس وفد پر گہرا اثر تھا۔ رات کو ایک دعوت کا انتظام تھا جس میں چینی پکوان کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دعوت میں حضور انور کی طرف مقررہ وفد نے بھی شرکت کی۔

کھانے کے بعد جب سب لوگ آرام کے لئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ بھائی مقبول احمد ناصر صاحب کے ہمراہ اُن کی بیوی رفعت پروین صاحبہ بھی تھیں۔ تقریباً آدھی رات کے وقت اُن کے دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازہ کھولا تو ایک چینی خاتون جن کا نام شاہینہ تھا کھڑی تھیں پہلے تو انہوں نے آدھی رات دستک کرنے پر معذرت کی پھر پوچھا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ انہیں بھائی مقبول احمد ناصر صاحب نے بتایا کہ ہماری دو بیٹیاں ہیں۔ چھوٹی بیٹی کی عمر پانچ سال ہے۔ یہ بات پوچھنے کے بعد وہ چلی گئیں۔

تقریباً آدھا گھنٹہ کے بعد وہی چینی خاتون شاہینہ صاحبہ پھر کمرے میں تشریف لائیں۔ بہت معذرت کرنے کے بعد انہوں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ اور کہنے لگیں ہم آج آپ کے حضرت صاحب سے مل کر آئے ہیں اگر وہ یہ کہہ دیں کہ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ اس پر مقبول احمد ناصر صاحب نے کہا کہ اگر ہمارے حضرت صاحب فرمادیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بیٹا پیدا ہوگا۔ ہمارا یہ جواب سن کر وہ چینی خاتون شاہینہ صاحبہ جذباتی ہوگئیں اور صرف اتنا کہا واقعی اور چلی گئیں۔ مقبول احمد ناصر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ لگتا کہ محترم عثمان چینی صاحب سے ان لوگوں کی دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں نشست ہورہی ہے۔

مقبول بھائی بیان کرتے ہیں صبح کی نماز پر محترم عثمان چینی صاحب ہمارے کمرے میں تشریف لائے اور انہوں نے رات کا تمام ماجرا سنایا کہ رات کو مہمانوں کے ساتھ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں نشست تھی۔ جس میں میں نے خداتعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بتایا اور ساتھ حضور انور کے ساتھ خداتعالیٰ کا خاص تعلق، دعا کی اہمیت اور قبولیت دعا کے چند واقعات بیان کئے۔ اور کس طرح دعا کی جاتی ہے کیسے خداتعالیٰ بشارت دیتا ہے اور حضور پُرنور کی دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں۔ عثمان چینی صاحب نے مزید بتایا کہ اس پر بہت بحث ہوئی اور آخرکار انہوں نے متفقہ طور پر ایک نشان مانگا ہے۔ اور وہ یہ کہ مقبول ناصر صاحب کی دو بیٹیاں ہیں اور اس وقت ان کی اہلیہ اُمید سے نہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ کے حضرت صاحب ہمیں آج یہ بتادیں کہ مقبول ناصر اور ان کی اہلیہ جو ہمارے ساتھ آئے ہیں لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اس تمام عرصہ میں خاتون صحت یاب بھی رہیں۔ تو ہم سب مان جائیں گے کہ خداتعالیٰ ہے اور اس کا تعلق آپ کے حضرت صاحب سے ہے۔ گزشتہ رات کی گفتگو میں بھائی مقبول احمد ناصر صاحب نے ان کو یہ بھی بتادیا تھا کہ دو سال قبل میری اہلیہ کا چھ ماہ کا حمل ضائع ہوگیا تھا۔

مکرم عثمان چینی صاحب نے مکرم مقبول ناصر صاحب کو کہا کہ آپ حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام واقعہ بیان کریں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی قوم نے نشان مانگا ہے آپ خود حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام حالات بیان کریں۔ عثمان چینی صاحب کو یہ تجویز پسند آئی۔ لہٰذا وہ حضور انور کی خدمت حاضر ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد عثمان چینی صاحب واپس تشریف لائے اور بڑی خوشی سے فرمانے لگے کہ میں نے حضور انور کی خدمت میں تمام واقعہ بیان کیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ یعنی لڑکا پیدا ہوگا۔

ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ان چینی خواتین نے یہ اجازت بھی لی کہ وہ مقبول بھائی صاحب کی اہلیہ محترمہ رفعت پروین صاحبہ کو ملنے گاہے گاہے گھر آیا کریں گی تا کہ وہ معلوم کرسکیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ اسی دوران حضور انور ہجرت فرما کر انگلستان تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اہلیہ مقبول احمد ناصر صاحب امید سے ہوگئیں۔ چینی خواتین کو اس بات سے آگاہ کردیا گیا۔ کیونکہ دسمبر 1984ء میں اس وفد نے واپس چائنا چلے جانا تھا۔ اس عرصہ میں کئی مرتبہ چائنز خواتین محترمہ رفعت پروین صاحبہ کی خیریت دریافت کرنے گھر تشریف لائیں۔ بعض افراد جن کو اس بات کا علم تھا کے چائنہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں دعا کے ذریعہ لڑکے کی پیدائش کا نشان مانگا ہے تو بعض نے مشورہ دیا کہ حکیم نظام جان صاحب کا نسخہ برائے نرینہ اولاد استعمال کیا جائے۔ ایک بزرگ دوست یہ دوائی لے بھی آئے۔ مگر محترمہ رفعت پروین صاحبہ نے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ یہ بچہ حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ہی پیدا ہوگا میں کوئی دوائی استعمال نہیں کروں گی۔

دسمبر 1984ء میں یہ وفد واپس چین چلا گیا اس وعدہ کے ساتھ کہ بچے کی پیدائش سے اُن کو فوری آگاہ کیا جائے گا۔ خداتعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمایا اور 6 فروری 1985ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ محترم عثمان چینی صاحب فوراً لاہور پہنچے اور فرمایا کہ سب سے پہلے حضور انور کو اطلاع کی جائے اور ان کے جواب کی روشنی میں چائنیز وفد کے ارکان کو مطلع کیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کے جواب میں 16 مارچ 1985ء کو تحریر فرمایا:

آپ کا ایمان افروز خط پڑھ کر دل کو بہت مسرت ہوئی۔ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کو قرۃ العین بنائے اور احمدیت کا خادم بنائے۔

الحمدللہ یہ تو خداتعالیٰ نے China کے لئے محبت بتائی ہے۔ ان سے کہو کہ زندہ خداتعالیٰ کا زندہ نشان ہے۔ لیکن ہمیں ڈر ہے کہ تمہارا نفس اب بھی بہانے بنائے گا۔ لیکن اب خدا کے سامنے جواب دہ ہوگے۔ .... بچہ کو چوم کر میرا پیار دیں۔

بچے کی دادی جان محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے بچے کا نام عثمان چینی صاحب کے نام پر رکھنے کی حضور انور سے درخواست کی جو قبول کرلی گئی۔ بچے کا نام عثمان مقبول رکھا گیا ہے جواب ماشاء اللہ 27 سال کا ہے اور لندن میں ڈگری کرنے کے بعد NHS میں بطور مینیجر ملازمت کرتا ہے۔ اس ضمن میں عثمان چینی صاحب کی بھی ایک تصدیقی تحریر ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

خدا کے وجود کا ایک زندہ نشان

مجھے یہ ایمان افروز واقعہ یاد ہے کہ دو چینی خواتین محترمہ جمیلہ چانگ صاحبہ اور محترمہ شاہینہ صاحبہ نے ربوہ میں یہ نشان طلب کیا تھا کہ اگر امام جماعت احمدیہ یہ دعا کریں کہ مکرمی مقبول احمد ناصر

باقی صفحہ 6 پر

میرے والد مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب کا ذکر خیر

ف۔ز

ستمبر 2011ء کو میرے والد محترم اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ میرے پیارے والد محترم محمد رفیع جنجوعہ صاحب کی عمر 87 سال تھی۔ خدا کا صد ہا شکر ہے جس نے میرے والد صاحب کو اتنی لمبی عمر عطا کی اور ہمیں ان کی دعاؤں کا وارث بنایا۔

آپ کو خدا تعالیٰ نے خدمت دین کا بہت موقع دیا۔ جب تک زندہ رہے خدمت دین میں مصروف رہے۔ لیہ جماعت کے سیکرٹری مال، قائد خدام الاحمدیہ رہے لیہ کے امیر صاحب ضلع ماسٹر حامد صاحب نے مرکز سے تین ماہ کی چھٹی لی تو قائمقام امیر ضلع ان کو مقرر فرمادیا گیا۔ پھر قائد آباد تبادلہ ہونے کے بعد یہاں آکر بھی سیکرٹری مال اور امام الصلوٰۃ بننے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد ریٹائرمنٹ ہونے پر سرگودھا مستقل رہائش پذیر ہوگئے۔ یہاں آکر والد صاحب کو ایک عظیم بزرگ حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع سرگودھا کی صحبت اور تربیت حاصل ہوگئی۔ سانس کی تکلیف ہونے کی وجہ سے مرزا صاحب کے فوت ہونے سے کچھ عرصہ پہلے ربوہ منتقل ہونا پڑا۔ ابوجان کہتے تھے کہ مرزا صاحب نے جو بھی جماعتی کام میرے سپرد کیا میں نے احسن طریقے سے ادا کیا۔ سرگودھا جماعت میں بھی سیکرٹری مال، سیکرٹری وقف نو ضلع، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور زعیم انصاراللہ کی توفیق ملی۔

مجلس مشاورت میں بھی سرگودھا کی طرف سے متواتر تین سال شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ربوہ شفٹ ہونے پر بھی خدا تعالیٰ نے خدمت دین کی توفیق دی۔ یہاں آکر محلّہ کے سیکرٹری تحریک جدید بنے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں میرے والد محترم رہے خدا تعالیٰ نے خدمت دین کی توفیق فرمائی۔

والد صاحب نے سب بچوں کی تربیت اس رنگ میں کی کہ خدا کے فضل سے ہم سب بہن بھائی کو کسی نہ کسی طرح خدمت دین کا موقع مل رہا ہے۔ ابا جان کو خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ آخری مہینوں میں جب وہ بہت بیمار تھے تو ہم نے کہا کہ اب آپ جماعت کے کام سے معذرت کرلیں۔ آپ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ آپ کا جواب ہوتا کہ بیٹا اس کام کی وجہ سے ہی تو خدا نے مجھے اتنی لمبی عمر عطا کی ہے مجھے کرنے دیا کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والد صاحب کو ہر وقت جماعت کے کاموں میں مصروف پایا۔ دینی لٹریچر پڑھنے کا اس قدر شوق تھا کہ کہا کرتے تھے کہ جب ریٹائر ہوجاؤں گا تو اگر خدا نے مجھے توفیق دی تو انشاءاللہ اپنے گھر میں جماعتی کتب کی لائبریری بناؤں گا، کیونکہ سرکاری ملازم ہونے کی وجہ سے کوارٹر میں زیادہ کتب ساتھ نہ رکھ سکتے تھے اس لئے ایک کمرہ لائبریری کا بنانا چاہتے تھے۔ ہر وقت ہمیں بھی یہی نصیحت کرتے کہ بیٹا جماعتی کتب پڑھنے کا شوق پیدا کرو۔ ابا جان دنیاوی تعلیم یافتہ تو اتنے نہیں تھے مگر مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا چنانچہ سیاست پر بات ہو، جماعتی لٹریچر پر بات ہو یا تاریخ پر بات ہو کوئی بھی ایسا موضوع نہ ہوتا جس کا ان کو علم نہ ہوتا۔ ہر سوال کا جواب ان سے مل جاتا تھا۔

ہمارے ابا جان کو خلیفۂ وقت کی دعاؤں پر اس قدر یقین تھا کہ کہا کرتے تھے میرا یقین ہے کہ خلیفۂ وقت کو خط لکھ دو ابھی پوسٹ بھی نہ کیا ہو تو دعا قبول ہوجاتی ہے۔ خط لکھنے کا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ نوکری کے دوران ہم دور افتادہ علاقہ میں رہتے تھے جہاں سے شہر بہت دور پڑتا تھا۔ رات کے وقت چھوٹی بیٹی عزیزہ مبشرہ نے رونا شروع کردیا۔ اس کے رونے کی آواز دور دور کے کیمپس میں جارہی تھی۔ سوائے دعا کے ہمارے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔ خود بھی دعا کرتے رہے اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کا خط لکھا کہ صبح جب شہر میں بچی کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں گے تو پوسٹ کردیں گے۔ خط لکھنے کے دو، تین گھنٹے بعد بچی چپ ہوگئی اور سوگئی۔ صبح شہر جاکر ڈاکٹر کو دکھایا تو ڈاکٹر کہنے لگا کہ اس کو تو ڈبل نمونیہ ہے۔ یہ چھوٹی سی بچی کیسے بچ گئی۔ خط والد صاحب کی جیب میں ہی تھا جو ابھی پوسٹ نہیں کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو دکھایا اور کہا کہ اس خط نے میری بچی کو بچایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب بھی کہنے لگے کہ یہ تو واقعی دعا ہی کا اثر ہے۔ یہ تھا میرے والد محترم کا خلیفۂ وقت کی دعاؤں پر بھروسہ اور یقین۔ خدا سے دعا ہے کہ یہ بھروسہ اور یقین ان کی اولاد اور ان کی نسلوں میں قائم رہے۔ آمین

اب میں اپنے ابوجان کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کا ذکر کروں گی۔ ابا جان اگست 1942ء میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ جلسہ سالانہ کے لئے رخصت مانگی۔ تین چار دن کی رخصت تو نہ ملی البتہ 24 گھنٹے کی چھٹی مل گئی جس کو غنیمت سمجھتے ہوئے لاہور سے قادیان روانہ ہوگئے سیدھے حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس پہنچے اور ملاقات کے لئے عاجزانہ درخواست کی۔ مگر انہوں نے کہا کہ انفرادی ملاقات نہیں ہوسکتی۔ دفتر سے الگ ایک کونے میں تقریباً نصف گھنٹے تک دعا کرتے رہے کہ اے خدایا! میں فوج میں ہوں جنگ زوروں پر ہے نہ جانے کب مجھے محاذ پر جانا پڑے۔ خدایا ایک بار حضور سے ملاقات کروا دے۔ دعا کے بعد پھر قسمت آزمائی کی۔ جواب ملا انفرادی ملاقات نہیں ہوسکتی اس پر ابوجان خاموش ہوگئے اتنے میں اوپر سے حضور کا فون آگیا کہ اگر کوئی ملاقاتی ہے تو اسے اوپر میرے پاس بھیج دو۔ سیکرٹری صاحب کہنے لگے آپ کی قسمت بہت تیز ہے حضور نے اوپر بلوایا ہے۔ ابوجان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، کہتے ہیں کہ میں فوجی وردی میں ملبوس تھا دوزانو ہوکر حضور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اتنا رویا کہ میرے آنسوؤں سے حضور کے ہاتھ مبارک بھی گیلے ہوگئے، بصد مشکل یہ کہہ سکا کہ حضور میری سلامتی کے لئے دعا کریں۔ چار پانچ منٹ تک روتا رہا نہ حضور نے اپنا ہاتھ الگ کیا اور نہ ہی میں نے چھوڑا۔ آخر جب خود ہی مجھے احساس ہوا کہ حضور کے دست مبارک میرے آنسوؤں سے بھیگ گئے ہیں ایسا نہ ہو کہ حضور خود ہی ہاتھ کھینچ لیں، میں نے اپنے ہاتھ الگ کرلئے۔ ابا جان کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضور نے نہ جانے اس وقت میری سلامتی کے لئے کیا کیا دعائیں کی ہوں گی جن کا اثر میری پوری زندگی پر حاوی ہے، جس کا تفصیلی ذکر انہوں نے اپنی کتاب ''کاروان حیات'' میں کیا ہے۔ خلیفۂ وقت کی دعاؤں کا دائرہ انسانی تخیل سے کہیں دور تک پھیلا دکھائی دیتا ہے۔ والد صاحب کا بدستور خلیفۂ وقت کے ساتھ دعاؤں کا رابطہ رہا اور تمام عمر جماعتی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے 5 ہزار مجاہدین میں بھی شامل تھے۔ زندگی کے بہت سے سفروں میں والد صاحب کے ساتھ خدائی تائید ونصرت شامل حال رہی۔

ابا جان محکمہ TDA میں بطور مکینک کام کرنے کے اوزار جسے مکینک کٹ کہتے، وہ کٹ ابا جان کے سپرد تھی۔ تمام مکینک ابا جان سے اپنی ضرورت کی آئٹم لے کر جاتے اور واپس کردیتے۔ آہستہ آہستہ اس ٹول کٹ سے چیزیں گم ہونا شروع ہوگئیں۔ ابا جان خیال کرتے کہ شاید میرے سے ہی گم ہوگئی ہوں لیکن کچھ ایسے اوزار تھے جن کی کبھی نہ والد صاحب کو ضرورت پڑی تھی اور نہ ہی کبھی کسی نے والد صاحب سے مانگے تھے۔ ان اوزاروں کے غائب ہونے پر ابا جان کو سخت صدمہ ہوا۔ عصر کی نماز کا وقت تھا۔ خوب رو رو کر دعا کی کہ خدایا میری تو کسی سے دشمنی نہیں میں تو سب کو اپنا دوست اور خیر خواہ سمجھتا ہوں مگر یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اگر تو نے میرے سامان کی حفاظت نہ کی تو اس نقصان کی رقم تو میں ساری زندگی نہیں اتار سکوں گا۔ میرا کسی سے کوئی شکوہ شکایت نہیں۔ میں صرف تجھ سے اپنے سامان کی حفاظت کا طلبگار ہوں۔ تو نے ہی اس کی حفاظت کرنی ہے۔ ایک مکینک جو بظاہر ابا جان کا دوست تھا مگر اندر جماعت احمدیہ کی بناء پر دشمن تھا۔ وہ والد صاحب کی چیزیں چراتا رہا۔ دعا کے پانچویں روز وہ ابا جان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے معاف کردو میں آپ کا سامان چراتا رہا ہوں۔ آج 4، 5 دن ہوگئے ہیں میں سو نہیں سکا۔ کبھی سانپ کاٹنے کو دوڑتے ہیں کبھی شیر اور چیتے کھانے کو دوڑتے ہیں۔ خدا کے واسطے مجھے معاف کردو یہ اپنا سامان لے لو مگر ایک وعدہ میرے ساتھ کرو کہ یہ بات کسی سے نہ کہو گے۔ یونٹ میں میری بڑی عزت بنی ہوئی ہے۔ میری عزت خاک میں مل جائے گی۔ خدا کے لئے یہ راز میرے اور تمہارے درمیان رہے۔ اس طرح والد صاحب کا سامان مل گیا اور والد صاحب نے اپنے عہد کا پاس بھی رکھا۔

ہمارے پیارے ابوجان اپنی کتاب میں اس طرح ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ ''اے میرے عزیزو خلیفۂ وقت سے دلی وابستگی اور جاں نثاری ہر دکھ درد کا مداوہ بن جاتی ہے۔ اے میرے پیارو خلافت کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ اس میں تمہاری فلاح اور اس میں تمہاری دین و دنیا کی بے پناہ دولت کا راز ہے۔ میرے ابوجان موصی تھے۔ خدا کے فضل سے بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔

تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے ابوجان کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ہمیشہ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

عاجزہ کے خاندان میں کئی افراد کو مختلف عہدوں پر خدمت کا موقع مل رہا ہے اور یہ میرے والد صاحب کی دعا کا ہی پھل ہے کہ ''اے میرے عزیزو! خلافت کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔''

بقیہ صفحہ 5 مکرم محمد رفیع صاحب

صاحب کو خدا تعالیٰ لڑکا عطا کرے۔ اور اس کے بعد ان کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ تو ہم مان لیں گے کہ واقعی ایک زندہ خدا ہے۔ میں اس سلسلہ میں حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مطالبہ اور درخواست کی بناء پر مقبول صاحب کے گھر میں نشان کے طور پر ایک لڑکا پیدا ہونے کی دعا کی۔ یہ 1984ء کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ 6 فروری 1985ء میں مکرمی مقبول احمد ناصر صاحب کے گھر باوجود حمل ضائع ہونے کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ وہ لڑکا اب 9 سال دس مہینے کا ہوگیا ہے۔ اور ماشاء اللہ صحت مند، ذہین اور خوبصورت ہے۔ یہ واقعہ زندہ خدا کے وجود کا ایک مضبوط ثبوت ہے۔ یہ ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے وجود اور خالقیت کی صفت اور دعاؤں کو قبول کرنے کی صفت کے اظہار کیلئے اپنے پیاروں کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ناسازگار حالات میں بھی ان کی گود بھر دیتا ہے۔ جیسا کہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کے گھر کئی مقدس وجود پیدا ہوئے اور اسی طرح حضرت زکریا علیہ السلام کے گھر پیرانہ سالی میں حضرت یحییٰ نے جنم لیا۔

(از محمد عثمان چو چنگ شی 1994-12-31)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

ثمرہ شبیر بنت مکرم شبیر احمد صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ نے 7 سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ 17 فروری 2013ء کو تقریب آمین گھر پر منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ بشریٰ اطہر صاحبہ کو ملی۔ احباب درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور زندگی کے ہر میدان میں قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد رفیق جنجوعہ صاحب فزیوتھراپسٹ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم احمد سفیر کاشف صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ فاطمہ احمد صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب مرحوم مورخہ 21 جنوری 2013ء کو محترم شمشاد احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ چونڈہ نے ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ دلہن محترم طارق احمد صاحب صدر جماعت چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی بھانجی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم فرحان احمد صاحب واقف نو مربی سلسلہ ولد مکرم محمد فروز احمد صاحب مبلغ دولاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 20 جنوری 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا اور مورخہ 7 مارچ 2013ء کو گرین بیلٹ راجیکی روڈ ربوہ میں تقریب رخصتی ہوئی اس موقع پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ دلہن چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کے مشہور احمدی مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ مورخہ 8 مارچ کو طاہر میرج ہال دارالسکینہ جھنگ صدر میں دعوت ولیمہ کے موقع پر مکرم ظفر احمد ناصر صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس واقف نو جوڑے کو بہتر رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلّہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالو مکرم عبدالمجید ناصر صاحب النور سوسائٹی کراچی بیمار ہیں اور آغا خان ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا ممتاز احمد خاں صاحب ابن مکرم رانا عبدالحکیم خاں صاحب کاٹھگڑھی تحریر کرتے ہیں۔

میرے سسر مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب چک نمبر 88 ج ب ضلع فیصل آباد حال مقیم جرمنی مورخہ 6 مارچ 2013ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے جنازہ کو ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 9 مارچ 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ نے خود احمدیت کو قبول کیا، صوم صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، شفیق، ملنسار، مہمان نواز، اچھے داعی الی اللہ، قرآن کریم سے عشق کرنے والے اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے ایک نڈر احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 مدرسۃ الحفظ

انٹرویو کے لئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 15/اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز:

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 21/اگست 2013ء کو صبح 10:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2013ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2013ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروا دیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی
ربوہ پوسٹ کوڈ:35460
فون:047-6213322
(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رفیق احمد صاحب مرحوم دارالیمن غربی سعادت ربوہ مورخہ 5 مارچ 2013ء کو بعمر 68 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد ناصر صاحب استاد خاندان جامعہ احمدیہ سینئر نے دعا کروائی۔

مرحومہ کو بچپن سے وفات تک خاندان حضرت مسیح موعود سے وابستگی کی سعادت نصیب رہی۔ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی تاوفات خدمت کی۔ انہوں نے ہی آپ کی شادی کروائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بچپن میں خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحومہ خوش اخلاق، مہمان نواز، تہجد گزار، پنجوقتہ نماز کی پابند اور T.V پر باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم سنتی تھیں۔ کسی بھی چندہ لینے والے کو خالی واپس نہ بھیجتی تھیں۔ مرحومہ کے خاوند 39 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ مرحومہ نے 35 سال بیوگی میں انتہائی صبر و حوصلہ سے گزارے۔ 2 مرتبہ قادیان جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ خلافت سے محبت کرنے والی اور خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم نصیر احمد انور صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، مکرم شفیق احمد ناصر صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور، مکرم منیر احمد مسلم صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور، مکرم توفیق احمد ساجد صاحب ربوہ، 3 بیٹیاں مکرمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ زوجہ مکرم فضل الٰہی صاحب ربوہ، مکرمہ شاہدہ تسلیم صاحبہ زوجہ مکرم خالد جاوید صاحب جرمنی اور مکرمہ شگفتہ نسرین صاحبہ زوجہ خاکسار چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/ اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ نمبرز:
انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان
فون نمبرز آفس:0092476214953
رہائش 0476214313
فیکس نمبر:0092476211943
ای میل research.cell@saapk.org
(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

خبریں

جانوروں کی بہترین پرورش دودھ کی پیداوار بڑھانے میں معاون ہے ویٹرنری

ماہرین نے کہا ہے کہ جانوروں کی بہتر پرورش کر کے دودھ کی پیداوار میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دودھ قدرت کی انمول نعمت ہے جس کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ فارم کی بہترین مینجمنٹ سے خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے سمیت جانوروں کو بیماریوں سے بھی بچایا جاسکتا ہے۔(روزنامہ دنیا28 جنوری2013ء)

ایئر کنڈیشنڈ کا زیادہ استعمال جلدی امراض کا سبب بنتا ہے

ایئر کنڈیشنڈ کا زیادہ استعمال نہ صرف جلدی امراض بلکہ توانائی کے ضیاع کا سبب بھی بنتا ہے۔لندن کے ایک تحقیقاتی ادارے کے ماہرین کی حال ہی میں جاری ہونے والی رپورٹ کے مطابق زیادہ وقت ایئر کنڈیشنڈ کی ٹھنڈک میں گزارنے سے جلدی امراض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جبکہ اس سے توانائی بھی ضائع ہوتی ہے۔اے سی کی ٹھنڈک جلد کی قدرتی نمی کو ختم کر کے اسے خشک کر دیتی ہے جو آہستہ آہستہ جلد کی اندرونی تہوں تک پہنچ کر مختلف جلدی امراض کا باعث بھی بنتی ہے۔ماہرین کے مطابق پانی کی کمی کے باعث جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں جبکہ ایئر کنڈیشنڈ رومز سے باہر گرم ماحول میں آنے سے بھی جلد پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا28 جنوری2013ء)

مچھلیوں میں درد محسوس کرنے کا نظام نہیں ہوتا

ایک نئی تحقیق میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ مچھلیوں کو درد نہیں ہوتا، گزشتہ کئی دہائیوں سے ظالمانہ طریقے سے مچھلیوں کا شکار دنیا بھر میں موضوع بحث بنا ہوا ہے تاہم اب سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مچھلیوں میں باقاعدہ دماغ اور درد محسوس کرنے کا نظام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے یہ درد محسوس کرنے سے عاری ہوتی ہیں، سائنس دانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ کانٹے یا جال میں پھنس جانے کے بعد مچھلی کا تڑپنا فطری ردعمل اور غصے کا اظہار ہوتا ہے، تجربات میں دیکھا گیا ہے کہ ایسے انجکشنز جن کے لگانے سے انسانوں کو شدید تکلیف ہوتی ہے مچھلیوں پر ان کا اثر انتہائی معمولی ہوتا ہے۔

(روزنامہ دنیا31 جنوری2013ء)

ذبح ہونے کے خوف سے پورا بچپن گھر میں گزار دیا

دنیا میں کئی ممالک ایسے ہیں جہاں اب بھی خاندانی دشمنی کو نسل در نسل چلانے کا سلسلہ جاری ہے تاہم البانیہ میں 900 بچوں نے ان لڑائیوں میں ذبح ہونے کے خوف سے پورا بچپن ہی گھر میں گزار دیا، یہ بچے نہ تو سکول جاتے ہیں اور نہ ہی گھر سے باہر کھیلتے ہیں، نہ تو دوست ہیں اور نہ ہی یہ کسی سماجی سرگرمی میں حصہ لیتے ہیں، دنیا بھر کے بچوں کے برعکس یہ بچے اپنا پورا بچپن گھر میں گزارنے پر مجبور ہیں، وزارت تعلیم کی جانب سے ہفتے میں تین دفعہ اساتذہ ان بچوں کے گھر جاتے ہیں اور ان کے ساتھ کئی گھنٹے گزار کر انہیں تعلیم دیتے ہیں تاکہ یہ بچے بنیادی تعلیم سے محروم نہ رہ سکیں۔(روزنامہ دنیا28 جنوری2013ء)

ایچ آئی وی ایڈز کی جڑیں لاکھوں سال پرانی ہوسکتی ہیں

ایک تازہ تحقیق میں پتہ چلا ہے کہ ایچ آئی وی کے وائرس کی جڑیں لاکھوں برس پرانی ہوسکتی ہیں اور انسانوں سے پہلے یہ وائرس بندروں میں قدیم زمانے سے ہے۔ایڈز کی بیماری پھیلانے والا وائرس ایچ آئی وی انسانوں میں 20ویں صدی میں پھیلنا شروع ہوا تھا لیکن سائنس دانوں کو یہ بات بہت عرصے سے معلوم ہے کہ اسی طرح کا ایک وائرس بندروں کے درمیان لاکھوں برس پہلے سے موجود ہے۔ جینیات سے متعلق ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایچ آئی وی کا وائرس افریقہ کے بندروں میں پانچ سے بارہ ملین برس پہلے پھیلنا شروع ہوا تھا۔

(روزنامہ دنیا28 جنوری2013ء)

ہر انسانی نسل پچھلی نسل سے جسمانی طور پر کمزور ہے

دور جدید کا انسان خود کو پچھلی نسلوں سے بہتر اور خوش قسمت تصور کرتا ہے کیونکہ جو سہولیات اور طرز زندگی آج کے انسان کو میسر ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا تاہم برطانیہ میں ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ انسان مسلسل کمزور ہو رہا ہے اور ہر انسانی نسل پچھلی نسل سے جسمانی طور پر کمزور ہے بالخصوص خواتین کی ہڈیاں ان کی نانیوں، دادیوں جیسی مضبوط نہیں ہیں۔ ماہرین کے مطابق 1985ء کے بعد انسان نے اپنے وزن میں اضافہ ضرور کیا ہے تاہم اس کے اعضاء میں وہ طاقت موجود نہیں جو اس کے آباء واجداد میں ہوا کرتی تھی۔

(روزنامہ دنیا31 جنوری2013ء)

☆............☆............☆

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

۞ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔مارچ

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:18
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:17

NASIR ناصر

سچی بوٹی کی گولیاں

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH:047-6212434

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

FR-10

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 047-6211971: 6216216

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جرمنی+بیلجیئم+سویڈن+امریکہ+کینیڈا+آسٹریلیا
اور دیگر ممالک میں 20 کلو وزن سے زائد پارسل بھجوانے پر حیرت انگیز کمی
برطانیہ U.K کے پارسل پر حیرت انگیز کمی / فیصل آباد، سرگودھا اور دیگر شہروں اور اندرون ربوہ گھر سے پارسل پک کرنے کی سہولت
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گول بازار نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ فون: 047-6214955
برانچ: نزد ڈسپنسر برگر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

الصادق اکیڈمی بوائز ہائی سکول دارالصدر جنوبی کلاس 6th تا 9th داخلہ شروع
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت۔ میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی، بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کیلئے دفتر سے فوری رابطہ کریں۔
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ ☆ چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
☆ 9th کی نئی کلاسیں جاری ہیں۔
پرنسپل الصادق بوائز سکول نزد مریم ہسپتال ربوہ فون: 0345-7593141,047-6214399